قیامت کی علاماتِ کبریٰ (بڑی نشانیاں)

ماہنامہ بینات، رمضان المبارک، ۱۴۲۸ھ

۱:۔ظہورِ مہدی

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سب سے پہلی علامت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور ہے، احادیث مبارکہ میں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر بڑی تفصیل سے آیا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، نام محمد، والد گرامی کا نام عبداللہ ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہت ہوگی، پیشانی کھلی اور ناک بلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، پہلے ان کی حکومت عرب میں ہوگی پھر ساری دنیا میں پھیل جائے گی، سات سال حکومت کریں گے۔ مہدی عربی زبان میں ہدایت یافتہ کو کہتے ہیں، ہر صحیح الاعتقاد اور باعمل عالم دین کو مہدی کہا جاسکتا ہے، بلکہ ہر راسخ العقیدہ نیک مسلمان کو بھی مہدی کہا جاسکتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ کو بھی ہادی اور مہدی ہونے کی دعا دی ہے اس سے بھی یہی لغوی معنی مراد ہے۔ یہاں مہدی سے مراد وہ شخص ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے، امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، آخری زمانے میں جب مسلمان ہر طرف سے مغلوب ہوجائیں گے، مسلسل جنگیں ہوں گی، شام میں بھی عیسائیوں کی حکومت قائم ہوجائے گی، ہر جگہ کفار کے مظالم بڑھ جائیں گے، عرب میں بھی مسلمانوں کی باقاعدہ پُر شوکت حکومت نہیں رہے گی، خیبر کے قریب تک عیسائی پہنچ جائیں گے، اور اس جگہ تک ان کی حکومت قائم ہوجائے گی، بچے کھچے مسلمان مدینہ منورہ پہنچ جائیں گے، اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں ہوں گے، لوگوں کے دل میں یہ داعیہ

پیدا ہوگا کہ اب امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے، ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کو امام بنالینا چاہئے، اس زمانے کے نیک لوگ، اولیاء اللہ اور اَبدال سب ہی امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاش میں ہوں گے، بعض جھوٹے مہدی بھی پیدا ہوجائیں گے، امام اس ڈر سے کہ لوگ انہیں حاکم اور امام نہ بنالیں، مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ آجائیں گے، اور بیت اللہ شریف کا طواف کررہے ہوں گے، حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان ہوں گے کہ پہچان لئے جائیں گے اور لوگ ان کو گھیر کر ان سے حاکم اور امام ہونے کی بیعت کرلیں گے، اسی بیعت کے دوران ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو تمام لوگ جو وہاں موجود ہوں گے سنیں گے، وہ آواز یہ ہوگی: ''یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں'' جب آپ کی بیعت کی شہرت ہوگی تو مدینہ منورہ کی فوجیں مکہ معظّمہ میں جمع ہوجائیں گی، شام، عراق اور یمن کے اہل اللہ اور اَبدال سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بیعت کریں گے۔ ایک فوج حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑنے کے لئے آئے گی، جب وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جنگل میں پہنچے گی اور ایک پہاڑ کے نیچے ٹھہرے گی تو سوائے دو آدمیوں کے سب کے سب زمین میں دھنس جائیں گے، امام مہدی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کریں گے، پھر شام روانہ ہوں گے، دمشق پہنچ کر عیسائیوں سے ایک خونریز جنگ ہوگی جس میں بہت سے مسلمان شہید ہوجائیں گے، بالآخر مسلمانوں کو فتح ہوگی، امام مہدی ملک کا انتظام سنبھال کر قسطنطنیہ فتح کرنے کے لئے عازمِ سفر ہوں گے۔ قسطنطنیہ فتح کر کے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کے لئے روانہ ہوں گے، شام پہنچنے کے کچھ ہی عرصے بعد دجال نکل پڑے گا، دجال شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور گھومتا گھماتا دمشق کے قریب پہنچ جائے گا، فجر کی نماز کے وقت لوگ نماز کی تیاری میں مصروف ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اُترتے ہوئے نظر آئیں گے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا،

بالآخر بابِ لُدّ پر پہنچ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا کام تمام کردیں گے، اس وقت رُوئے زمین پر کوئی کافر نہیں رہے گا، سب مسلمان ہوں گے، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی عمر پینتالیس، اڑتالیس یا انچاس برس ہوگی کہ آپ کا انتقال ہوجائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، بیت المقدس میں انتقال ہوگا اور وہیں دفن ہوں گے۔

۲:۔خروجِ دجال

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے دوسری علامت خروجِ دجال ہے، احادیث مبارکہ میں دجال کا ذکر بڑی وضاحت سے آیا ہے، ہر نبی دجال کے فتنے سے اپنی اُمت کو ڈراتا رہا ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں، دجال کا ثبوت احادیث متواترہ اور اِجماعِ اُمت سے ہے۔ دجال کا لغوی معنی ہے: مکار، جھوٹا، حق اور باطل کو خلط ملط کرنے والا، اس معنی کے اعتبار سے ہر اس شخص کو جس میں یہ اوصاف ہوں دجال کہا جاسکتا ہے۔ یہاں دجال سے ایک خاص کافر مراد ہے، جس کا ذکر احادیث میں تواتر کے ساتھ موجود ہے، جو یہودی ہوگا، خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "ک۔ف۔ر" یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا، دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، دائیں آنکھ کی جگہ انگور کی طرح کا اُبھرا ہوا دانہ ہوگا، زمین پر اس کا قیام چالیس دن ہوگا، لیکن ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن سال کے برابر، دوسرا دن مہینے کے برابر اور تیسرا دن ہفتے کے برابر ہوگا، باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، بندوں کے امتحان کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے مختلف خرقِ عادت اُمور اور شعبدے ظاہر فرمائیں گے، وہ لوگوں کو قتل کر کے زندہ کرے گا، وہ آسمان کو حکم کرے گا آسمان بارش برسائے گا، زمین کو حکم کرے گا زمین غلہ اُگائے گی، ایک ویرانے سے گزرے گا اور اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال! وہ اپنے خزانے باہر نکالے گی، پھر وہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے، آخر میں ایک شخص کو قتل کرے گا، پھر زندہ کرے گا، اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا تو نہیں کرسکے گا، دجال پوری زمین کا چکر لگائے

گا، کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جہاں دجال نہیں جائے گا، سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، کہ ان دو شہروں میں فرشتوں کے پہرے کی وجہ سے وہ داخل نہیں ہوسکے گا، دجال کا فتنہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قسطنطنیہ کو فتح فرما کر شام تشریف لائیں گے، دمشق میں مقیم ہوں گے کہ شام اور عراق کے درمیان میں سے دجال نکلے گا، پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا، یہاں سے اصفہان پہنچے گا، اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہوجائیں گے، پھر خدائی کا دعویٰ شروع کردے گا اور اپنے لشکر کے ساتھ زمین میں فساد مچاتا پھرے گا، بہت سے ملکوں سے ہوتا ہوا یمن تک پہنچے گا، بہت سے گمراہ لوگ اس کے ساتھ ہوجائیں گے، یہاں سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوگا، مکہ مکرمہ کے قریب آکر ٹھہرے گا، مکہ مکرمہ کے گرد فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا، جس وجہ سے وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوسکے گا، پھر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوگا یہاں بھی فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا، دجال مدینہ منورہ میں بھی داخل نہ ہوسکے گا، اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس سے کمزور ایمان والے گھبرا کر مدینہ منورہ سے باہر نکل جائیں گے اور دجال کے فتنے میں پھنس جائیں گے۔ مدینہ منورہ کے مضافات میں ایک اللہ والے دجال سے مناظرہ کریں گے، دجال انہیں قتل کردے گا، پھر زندہ کرے گا، وہ کہیں گے اب تو تیرے دجال ہونے کا پکا یقین ہوگیا ہے، دجال انہیں دوبارہ قتل کرنا چاہے گا مگر نہیں کرسکے گا۔ یہاں سے دجال شام کے لئے روانہ ہوگا، دمشق کے قریب پہنچ جائے گا، یہاں حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سے موجود ہوں گے کہ اچانک آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے، حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے کرنا چاہیں گے وہ فرمائیں گے منتظم آپ ہی ہیں، میرا کام دجال کو قتل کرنا ہے، اگلی صبح حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ دجال کے لشکر کی طرف پیش قدمی فرمائیں گے، گھوڑے پر سوار ہوں گے، نیزہ ان کے ہاتھ میں ہوگا، دجال کے لشکر پر حملہ کردیں گے، بہت گھمسان کی لڑائی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی وہیں تک سانس پہنچے گا اور جس کافر کو آپ کے سانس کی ہوا لگے گی وہ اسی وقت مر جائے گا، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگنا شروع کردے گا، آپ اس کا پیچھا کریں گے "بابِ لُدّ" پر پہنچ کر دجال کو قتل کردیں گے۔

۳:۔نزولِ حضرت عیسیٰ

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے تیسری علامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا ہے، نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے، اس کی تصدیق کرنا اور اس پر ایمان لانا فرض ہے، اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے، اس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ آسمانوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ سے ہوکر دمشق پہنچ چکے ہوں گے اور دجال بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے دھتکارا ہوا دمشق کے قریب پہنچ گیا ہوگا، امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یہودیوں کے درمیان جنگیں زوروں پر ہوں گی کہ ایک دن فجر کی نماز کا وقت ہوگا، اَذانِ فجر ہوچکی ہوگی، لوگ نماز کی تیاری میں مشغول ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اُترتے ہوئے نظر آئیں گے، سر نیچے کریں گے تو پانی کے قطرے گریں گے، سر اُونچا کریں گے تو چمک دار موتیوں کی طرح دانے گریں گے، دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی جانب کے سفید رنگ کے مینار پر اُتریں گے، وہاں سے سیڑھی کے ذریعے نیچے اُتریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام عدل وانصاف قائم کریں گے، عیسائیوں کی صلیب توڑ دیں گے (صلیب توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں کے عقیدۂ صلیب کو غلط قرار دیں گے) خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کردیں گے، یہودیوں اور دجال کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی ختم ہوجائیں گے، جس کافر کو ان کا سانس پہنچے گا وہ وہیں مرجائے گا، "بابِ لُدّ" پر دجال کو قتل کریں گے، مال کی اتنی فراوانی ہوجائے گی کہ کوئی اسے قبول

نہیں کرے گا۔ حضرت اِمام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد تمام انتظام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنبھالیں گے، آسمانوں سے اُترنے کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہی ہوں گے، کیونکہ نبی منصب نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتا، لیکن اس وقت اُمت محمدیہ کے تابع مجدد اور عادل حکمران کی حیثیت میں ہوں گے۔ دجال کو قتل کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں کوہِ طور پر لے جائیں گے، چالیس یا پینتالیس برس کے بعد ان کی وفات ہوگی، اس دوران نکاح بھی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی، مدینہ منورہ میں انتقال ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں دفن ہوں گے، آپ کے بعد قحطان قبیلے کے ایک شخص جہجاہ حاکم بنیں گے، ان کے بعد کئی نیک و عادل حکمران آئیں گے، پھر آہستہ آہستہ نیکی کم ہونا شروع ہوجائے گی اور برائی بڑھنے لگے گی۔

۴:۔ یاجوج ماجوج

امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد تمام انتظامات حضرت عیسیٰ کے ہاتھ میں ہوں گے اور نہایت سکون وآرام سے زندگی بسر ہورہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائیں گے کہ میں ایک ایسی قوم نکالنے والا ہوں جس کے ساتھ کسی کو مقابلے کی طاقت نہیں ہے، آپ میرے بندوں کو کوہِ طور پر لے جائیں، اس قوم سے یاجوج ماجوج کی قوم مراد ہے۔ یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے، یہ قوم یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے، شمال کی طرف بحر منجمد سے آگے یہ قوم آباد ہے، ان کی طرف جانے والا راستہ پہاڑوں کے درمیان ہے، جس کو حضرت ذوالقرنین نے تانبا پگھلا کر لوہے کے تختے جوڑ کر بند کردیا تھا، بڑی طاقت ور قوم ہے دو پہاڑوں کے درمیان نہایت مستحکم آہنی دیوار کے پیچھے بند ہے، قیامت کے قریب وہ دیوار ٹوٹ کر گر پڑے گی اور یہ قوم باہر نکل آئے گی اور ہر طرف پھیل جائے گی اور فساد برپا کرے گی۔ یاجوج ماجوج آہنی دیوار ٹوٹنے کے بعد ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نظر

آئیں گے، جب ان کی پہلی جماعت بحیرۂ طبریہ پر سے گزرے گی تو اس کا سارا پانی پی جائے گی، جب دوسری جماعت گزرے گی تو وہ کہے گی: ''یہاں کبھی پانی تھا'' یاجوج ماجوج کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان بڑی تکلیف میں ہوں گے، کھانے کی قلّت کا یہ عالم ہوگا کہ بیل کا سر سو دینار سے بھی قیمتی اور بہتر سمجھا جائے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بددعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک بیماری پیدا کر دیں گے جس سے سارے مر جائیں گے، اور زمین بدبودار تعفن سے بھر جائے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ بڑی بڑی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو اُٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے پھینک دیں گے، پھر موسلا دھار بارش ہوگی جو ہر جگہ ہوگی کوئی مکان یا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہوگا جہاں پر یہ بارش نہ پہنچے، وہ بارش پوری زمین دھو کر صاف و شفاف کر دے گی اور بدبو ختم ہو جائے گی۔

۵:۔سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ایک بڑی علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ دُھویں کے ظاہر ہونے اور زمین دھنس جانے کے واقعے کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں دسویں ذوالحجہ کے بعد اچانک ایک رات بہت لمبی ہوگی کہ مسافروں کے دل گھبرا کر بے قرار ہو جائیں گے، بچے سو سو کر اُکتا جائیں گے، جانور باہر کھیتوں میں جانے کے لئے چلانے لگیں گے، تمام لوگ ڈر اور گھبراہٹ سے بے قرار ہو جائیں گے، جب تین راتوں کے برابر وہ رات ہو چکے گی تو سورج ہلکی سی روشنی کے ساتھ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا اور سورج کی حالت ایسی ہوگی جیسے اس کو گہن لگا ہوتا ہے، اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور کسی کا ایمان یا گناہوں سے توبہ قبول نہ ہوگی، سورج آہستہ آہستہ اُونچا ہوتا جائے گا، جب اتنا اُونچا ہو جائے گا جتنا دوپہر سے کچھ پہلے ہوتا ہے تو واپس مغرب کی طرف غروب ہونا شروع ہو جائے گا اور معمول کے مطابق غروب ہو جائے گا،

پھر حسب معمول طلوع وغروب ہوتا رہے گا۔ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے واقعے کے ایک سو بیس سال بعد قیامت کے لئے صور پھونکا جائے گا۔

۶:۔صفا پہاڑی سے جانور کا نکلنا

قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت دابۃ الارض کا زمین سے نکلنا ہے، اس کا ذکر قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے واقعے کے کچھ ہی روز بعد مکہ مکرمہ میں واقع پہاڑ صفا پھٹے گا اور اس سے ایک عجیب وغریب جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا، اور بڑی تیزی کے ساتھ ساری زمین میں پھر جائے گا، اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا، ایمان والوں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ کے عصا سے ایک نورانی لکیر کھینچ دے گا، جس سے ان کا سارا چہرہ روشن ہوجائے گا، اور کافروں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان کی انگوٹھی سے سیاہ مہر لگا دے گا، جس سے اس کا سارا چہرہ میلا ہوجائے گا، لوگوں کے مجمع میں ایمان والوں کو کہے گا: یہ ایمان دار ہے، اور کافر کے بارے میں کہے گا کہ: یہ کافر ہے، اس کے بعد وہ غائب ہوجائے گا۔

۷:۔ٹھنڈی ہوا کا چلنا اور تمام مسلمانوں کا وفات پاجانا

جانور والے واقعے کے کچھ ہی روز بعد جنوب کی طرف سے ایک ٹھنڈی اور نہایت فرحت بخش ہوا چلے گی، جس سے تمام مسلمانوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا، جس سے وہ سب مرجائیں گے، حتیٰ کہ اگر کوئی مسلمان کسی غار میں چھپا ہوا ہوگا اس کو بھی یہ ہوا پہنچے گی اور وہ وہیں مرجائے گا، اب رُوئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہوگا، سب کافر ہوں گے اور شرار الناس یعنی برے لوگ رہ جائیں گے۔

۸:۔ حبشیوں کی حکومت اور بیت اللہ کا شہید ہونا

جب سارے مسلمان مرجائیں گے اور رُوئے زمین پر صرف کافر رہ جائیں گے اس وقت ساری دنیا میں حبشیوں کا غلبہ ہوجائے گا اور انہی کی حکومت ہوگی، قرآنِ کریم دلوں اور کاغذوں سے اُٹھالیا جائے گا، حج بند ہوجائے گا، دلوں سے خوفِ خدا اور شرم وحیا بالکل اُٹھ جائے گی، لوگ برسرِ عام بے حیائی کریں گے، بیت اللہ شریف کو شہید کردیا جائے گا، حبشہ کا رہنے والا چھوٹی پنڈلیوں والا ایک شخص بیت اللہ شریف کو گرائے گا۔

۹:۔ آگ کا لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانکنا

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے آخری علامت آگ کا نکلنا ہے، قیامت کا صور پھونکے جانے سے پہلے زمین پر بت پرستی اور کفر پھیل جائے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے شام میں جمع ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے، شام میں حالات اچھے ہوں گے، لوگ وہاں کا رخ کریں گے، پھر یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ارضِ محشر یعنی شام کی طرف ہانکے گی، جب سب لوگ ملک شام میں پہنچ جائیں گے تو یہ آگ غائب ہوجائے گی، اس کے بعد عیش وآرام کا زمانہ آئے گا، لوگ مزے سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے، کچھ عرصہ اسی حالت میں گزرے گا کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی۔

۱۰:۔ صور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا

ان تمام علامات کے واقع ہوجانے کے بعد عیش وآرام کا زمانہ آئے گا، محرم کی دس تاریخ اور جمعہ کا دن ہوگا، لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوں گے کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، اس کو سمیٹ نہ سکیں گے اور نہ ہی خرید وفروخت کرسکیں گے کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک شخص اپنی اُونٹنی کا دودھ لے کر جائے گا اور اسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی، ایک شخص

اپنے پانی والے حوض کی مرمت کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک شخص نے نوالہ منہ کی طرف اُٹھایا ہوگا اسے منہ میں ڈال نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ قیامت حضرت اسرافیل کے صور پھونکنے سے برپا ہوگی جس کی آواز پہلے ہلکی اور پھر اس قدر ہیبت ناک ہوگی کہ اس سے سب جاندار مر جائیں گے، زمین و آسمان پھٹ جائیں گے، ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی، چالیس سال بعد دوبارہ حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے جس سے سب زندہ ہو کر میدانِ محشر میں جمع ہونا شروع ہو جائیں گے۔

پیشکش: ابوزبیر
[www_alkalam_pk@yahoo.com]